کتنے دن کی زندگی ہے۔ تھوڑے دنوں کے لئے اپنا کام کیوں بگاڑتے ہو، جواہرات کو چھوڑ کر کانچ کو کیوں لیتے ہو۔ یہ جنم بار بار ملنا مشکل ہے اور اگر اگلا جنم انسان کے روپ میں ہوا بھی تو دھرم کی طرف لگنا مشکل ہے۔ آپ اپنے خاندان کو بٹہ کیوں لگاتے ہو، کچھ شرم و حیا بھی ہے۔ میوہ اور مٹھائی کو چھوڑ کر زہر کیوں کھاتے ہو اور شال دوشالہ کو پھینک کر کمبل کیوں اوڑھتے ہو، ہاتھی کی سواری چھوڑ کر گدھے کی سواری کیوں پسند کرتے ہو تم بڑے گنوار ہو، قے کردہ کو تو کوئی آدمی کھاتا ہے اُسکو تو کُتّے کھاتے ہیں۔ تم تو انسان ہو اور استری جو ہے یہ زہر کی کان ہے۔

چھوٹے موٹے کامنی سب بسیں بیل

میرے مارے داو سے یہ مارے ہنس کھیل

اور استری کی صحبت سے جسم کمزور ہو جاتا ہے اور دولت برباد ہو جاتی ہے اور نیز ہر وقت طرح طرح کے خیالوں میں لگا رہتا ہے۔ تم تو تیلی کی مانند ہو کہ تمام دن چلتا رہا پھر وہیں کا وہیں اس بات کا خیال چھوڑ دو ورنہ اس جنم میں تو دُکھ پاؤ گے ہی اور مر کر بھی دوزخ میں مقام پاؤ گے۔ اس طرح سے اُس نیک بخت عورت نے بہت سمجھایا مگر اُس سادھو کو ذرا بھی اثر نہ ہوا

اور کہنے لگا کہ مجھ کو کچھ بھی خیال نہیں ہے اور نہ کسی کا فکر و غم ہے اس وقت کام روپی پساچ میرے سر پر چڑھا ہوا ہے مجھ کو سوائے اس کے اور کوئی اچھا معلوم نہیں ہوتا ہے وہ بہت خوبصورت اور شکیل اور دانا تھی میں اُس کو بلا وجہ چھوڑ کر چلا گیا تھا اُس کو میرے سے بہت محبت تھی ایک دم بھر میرے سے جُدا نہ ہوئی تھی۔ میری جدائی سے اُس کو بڑا صدمہ پہنچا ہوگا وہ تمام دن رات میرے بچھڑنے سے روتی ہوگی میں اُسکو چھوٹی عمر میں چھوڑ کر چلا گیا اُسکو بڑی تکلیف ہوئی ہوگی اُس وقت وہ بہت ہی پریشان ہوگئی تھی کسی کا اُس کا آسرا نہ تھا۔ اب تو میرے پر مہربانی کر کے اُسکو مجھ سے ملا دو اور میری خواہش کو پورا کردو۔ یہ بات سُن کر اُس پارسا عورت نے جواب دیا کہ ناگلاں کی بلا روتی ہے وہ تو دھرم میں لگ گئی ہے اُسکو ایسی ایسی واہیات باتوں کا خیال تک بھی نہیں ہے۔ سادھو نے کہا کہ مجھ کو بغیر اُسکے ملنے کے چین نہ ہوگی۔ اس پر اُس عورت نے کہا کہ اچھا میں اُسکو ملا دیتی ہوں مگر تم اس بات کا اقرار کرلو کہ میں اُس کو ہاتھ تک بھی نہ لگاؤں گا اور نہ اُس کو کچھ کہونگا سودھو نے منظور کرلیا۔ اس پر اُس عورت نے کہا کہ میں ناگلاں ہوں۔ یہ سُنکر سادھو کو غصّہ آ گیا کہ تو ناگلاں ہے۔ اُس نے کہا کہ ہاں میں ہی

ہوں۔اُس کے اس طرح کہنے پر سادھو جوش میں آ کر بولا کہ ساوھوؤں سے ہنسی مذاق نہیں کرنی چاہیے۔مجھ کو مت چھیڑ فی الفور یہاں سے بھاگ جا۔تو نے تو وہ بات سُنائی کہ جیسے ایک شخص نے کسی جھیوری بدشکل سے پوچھا کہ یہاں پدمنی کون ہے اُس نے کہا کہ لوگ میرے پر ہی آنکھ دھرتے ہیں۔ اسی طرح توں بھی اپنے آپ کو نا گلاں بتا رہی ہے جبکہ توں تو بالکل چُڑیل اور بدشکل ہے، بلکہ کوئلہ بھی تجھ کو دیکھکر شرمندہ ہوتا ہے کہ یہ تو میرے سے بھی کالی ہے۔ یہاں سے چلی جا۔ پھر عورت نے کہا کہ میں پوشیدہ نشانی تمہارے جسم کی بتلا دیتی ہوں چنانچہ نشانی بتلانے پر سادھو نے کہا آہا اچھی ملی تو میری اِستری اور میں تیرا شوہر۔عورت نے کہا کہ کون اِستری اور کون مالک میں تو سراوکہ ہوں اور تو میرا گورو بجائے والد کے ہے۔استری خاوند کا رشتہ تو سنسار میں بیشمار دفعہ ہو چکا ہے۔لیکن یہ ناطہ اصلی ہے جو پہلے نہیں ہوا ہے۔تم کو ایسی واہیات باتوں کا خیال نہیں کرنا چاہئے اور میں اپنا حال سناتی ہوں۔آپ کے جانے کے بعد میرے بھاگ کے زور سے مجھ کو ست گورو مل گئے اور انہوں نے آتما کا سروپ بتا کر مجھے دھرم کی طرف لگا دیا۔ میں شب و روز عبادت کرتی ہوں اور سیل کو پالتی ہوں۔ بلکہ اُس کی حفاظت اس طرح کرتی

ہوں جیسے کنگال آدمی دھن دولت کی کرتا ہے۔ میں نے گیان سے اپنے آپ کو ایسا پختہ کرلیا ہے کہ سوائے عبادت کے مجھ کو کوئی چیز اچھی نہیں لگتی ہے۔ جین تیوہار کے دن برت کرتی ہوں اور سپاتر کو دان دیتی ہوں۔ دو دن کچھ نہیں کھاتی تیسرے دن امل کرتی ہوں دُنیا کی بھوگ بلاس مجھ کو بہت بُری لگتی ہیں۔ اس طرح سے میں عبادت میں شب و روز مشغول رہتی ہوں۔ تم کو بھی چاہئے کہ اپنے دھرم میں پختہ ہو جاؤ اور بُرے کاموں کے خیالات کو چھوڑ دو۔ اُس پارسا عورت کی یہ بات سُن کر سادھو طیش میں آ گیا اُسی وقت عورت نے گیان روپی چابُک اُس کے ایسا لگایا کہ اُس کے بدخیالات کی باگ موڑ کر اصلی راستہ کی طرف ڈال دیا۔ پھر سادھو کو ہوش آیا اور کہنے لگا کہ میں تو اپنی اصلی حالت سے گر گیا تھا تو نے مجھ کو دھرم پیغام دیکر سیدھے راستے کی طرف ڈال دیا۔ میں تیری کیا تعریف کروں تو اپنے دھرم میں بڑی پختہ ہے اور تو نے تو راجل سے بھی زیادہ کام کیا ہے۔ میں نے بارہ برس فقیری کی مگر ایک دم بھی میرا خیال دُرست نہ ہوا تھا۔ اب تو نے مجھ کو ایسا درست کر دیا کہ میری تمام زہر نکال کر باہر پھینک دی اور مجھ کو بالکل پاک وصاف بنا دیا میں بہت ہی بدقسمت تھا۔ جو جواہرات کو پھینک کر پتھروں کو جمع کرنا چاہتا تھا۔ اچھا آپکی

بدولت مجھ کو وہی جواہرات مل گئے میں آپ کا بڑا مشکور و ممنون ہوں۔ اس کے بعد پھر از سر نو سادھو کی برت لیک جپ تپ میں مشغول ہو گیا۔ دیس بدیس اُپدیش کرنے لگا اور اُدھر مسماۃ ناگلاں تمام عمر دھرم میں لگی رہی بعد مرنے کے سُرگ (بہشت) میں گئی اور آئندہ کو ایک جنم لیکر موکش میں جا داخل ہو گئی۔

جبکہ سادھو بھاب دیو خود بخود اپنی ندیا کرتے تھے اور اپنے پچھلے عیبوں کو عام لوگوں کے روبرو ظاہر کرتے تھے اور پورے طور سے سادھو کی اچار کو پالتے تھے۔ وہاں سے کال کر کے سُرگ میں جا پہنچے وہاں سات ساگر پم کی عمر پائی اور وہاں کے سُکھ بھوگ کر بعد ختم ہونے کے مہاوید کھیتر میں تبت سوگام نام کے نگر میں پدم رہتہ راجہ کے گھر میں بن مالا نامی رانی کے شکم سے پیدا ہوئے راجہ نے بڑی خوشی کی اور شہر میں گھر گھر رنگ وراگ ہونے لگے اور دھن دولت غریبوں کو بہت تقسیم کیا یہاں تک کہ سب کو مالا مال کر دیا۔ اس کا نام شیو کنور رکھا اور وہ دن بدن پرورش پانے لگا اور پانچ دایہ (پرورش کرنے والی نوکرانیاں) اُسکی حفاظت کرنے لگی۔ جب اس طرح سے وہ آٹھ سال کا ہو گیا تو تعلیم شروع کرادی تھوڑے عرصہ میں ہر فن سے